



## سوال

اگر رمضان المبارک میں سحری کرتے ہوئے اذان ہو جائے تو کیا پانی پی سکتے ہیں؟

## جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

روزے دار کو طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْتَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ حَتَّى أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ (البقرة: 187)

اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔

مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ روزے کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا تعلق فجر کے طلوع ہونے اور سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہے نہ کہ اذان کے ساتھ۔ اس لیے جس شخص کو فجر صادق کے طلوع ہونے کا یقین ہو جائے اس کے لیے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

لیکن جسے فجر صادق کے طلوع ہونے کا یقین نہیں ہوا تو وہ یقین ہونے تک کھانی پی سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اسے یہ علم ہو جائے کہ مؤذن وقت سے پہلے اذان دیتا ہے، تو اسے یقین ہونے تک کھانے پینے کا حق ہے۔

ہمارے ہاں پاکستان میں مؤذن حضرات کھینڈر کے مطابق اذان دیتے ہیں۔ عام طور پر کھینڈر میں نمازوں کے اوقات ظن غالب کی بنیاد پر ہوتے ہیں، اس لیے اگر رمضان میں فجر کی اذان ہو جائے تو جو لقمہ انسان کے منہ میں یا ہاتھ میں ہو اسے کھا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر پانی پی رہا ہو تو اسے مکمل کر سکتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَصْنَعُهُ، حَتَّى يَنْقُضَ حَاجَتَهُ مِنْهُ (سنن أبي داود، الصَّيَام: 2350) (صحیح)

تم میں سے جب کوئی اذان (فجر) سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے نہیں بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔

لیکن شکوک و شبہات سے بچنے کے لیے بہتر یہی ہے کہ جوں ہی فجر کی اذان ہو کھانا، پینا بند کر دیا جائے۔ بعض خواتین و حضرات اذان ہونے کے بعد کافی دیر تک کھاتے رہتے ہیں، یہ عمل درست نہیں ہے۔

والله أعلم بالصواب



## محدث فتوى کمیٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی